سیرت

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

میں

طلباء کے لئے راہنمائی

محمد بدر الاسلام صدیقی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

سیرتِ
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
میں
طلباء کے لئے راہنمائی

امامِ ربانی، غوثِ صمدانی، عارفِ حقانی حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سیرت میں اللہ تعالیٰ نے عجیب قسم کی جامعیت اور کاملیت واکملیت ودیعت فرما رکھی ہے، اس ذات وحدہ لاشریک نے آپ کو بے شمار کمالات، لاتعداد فضائل اور بے حساب مناقب کا جامع بنا دیا ہے، آپ کی مقدس تعلیمات اور چاند تاروں کی مانند جگمگاتی سیرت میں ہمارے لئے زندگی کے ہر مرحلہ کے لئے دینی، روحانی، اور اخلاقی راہنمائی کا وافر سامان موجود ہے۔

آپ کے تمام مناقب وکمالات کا راز آقائے نامدار سرکارِ ابد قرار، مدنی تاجدار، امام الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین فداہ ابی واُمی صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع وپیروی میں مضمر ہے۔ آپ نہ صرف اعمال، افعال، کردار اقوال اور اِرشادات میں اتباعِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ معیار پر پورا اُترتے ہیں بلکہ آپ فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہیں کہ آپ کے قلبی واردات، جذبات اور احوال میں بھی سیرتِ طیبہ کی کامل جھلک نظر آتی ہے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ.

حضرات سامعین! مَیں خود ایک طالبِ علم ہوں، حصولِ علم کی کوششوں میں مصروف ہوں، نیز آج کی اس تقریب کی میزبانی کا شرف مرکزی دارالعلوم اہلِ سُنت وجماعت (۱) کو حاصل ہے، اس بنا پر میں نے ''سیرتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میں طلباء کے لئے راہنمائی'' کے عنوان سے اپنا یہ مقالہ لکھا ہے جس کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں، تلاش وجستجو کے نتیجہ میں آپ کی مُقدس سیرت میں تین ایسے اصولوں تک مجھے رسائی حاصل ہوئی جو ہم طالب علموں کے لئے مینارِ نور کی حیثیت رکھتے ہیں، ان اصولوں سے طلبہ کے والدین، سرپرست، خیرخواہ اور دیگر حضرات بھی راہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔

---

(۱) مشین محلہ نمبر ۱، جہلم، قیامِ پاکستان کے بعد غالباً ۱۹۴۸ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔

Marfat.com

﴾۱﴿

حضرت امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید پڑھنے کے بعد اپنے والدِ ماجد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ (۱) سے اِکتسابِ علم شروع کیا جو ایک جید عالمِ دین اور کامل ولی تھے ان کی کوششوں، توجہات اور دعاؤں کی برکت اور قسّامِ ازل کی عطاء کے نتیجہ میں آپ نے بہت جلد عوام میں

---

(۱) حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی علیہ الرحمہ نے حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل کی، اور آپ کے حکم پر علومِ ظاہری کی تکمیل فرمائی، شیخ کے وصال کے بعد اپنے شیخ زادے رکن الدین علیہ الرحمہ سے قادریہ چشتیہ صابریہ میں خلافت حاصل کی، (زبدۃ المقامات، ص/۹۱،۹۲) حضرت مخدوم علماءِ وقت تھے بڑے بڑے فضلاء نے آپ سے سندِ تلمذ حاصل کی، عوارف المعارف اور فصوص الحکم کا درس دیا کرتے، اتباعِ سُنت کا بہت خیال رکھتے، سننِ عادیہ سے بھی کوئی سُنت ترک نہ کرتے، تہ بند باندھتے، جوتے ذوقبالین (دو تسمے والے) پہنتے، اور عباداتِ مسنونہ کے بعد دعواتِ ماثورہ اور بعض وظائف واوراد بھی پڑھا کرتے۔ (زبدۃ المقامات، ص/۱۱۶)

حضرت مخدوم علیہ الرحمہ کے سات فرزندِ امجاد ہوئے اور سارے علم وفضل کی بلندیوں پر پہنچے۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

﴾۱﴿ حضرت شاہ محمد۔ ﴾۲﴿ شیخ محمد مسعود۔

﴾۳﴿ نام معلوم نہ ہوسکا۔ ﴾۴﴿ امام ربّانی شیخ احمد۔

﴾۵﴿ شیخ غلام محمد۔ ﴾۶﴿ شیخ مودود۔

﴾۷﴿ نام معلوم نہیں ہوسکا۔ جواہرِ مجددیہ، ص/۸۔

Marfat.com

دستگاہ حاصل کرلی، آپ کو ایسا شرحِ صدر حاصل ہوگیا کہ بڑے بڑے دقیق مسائل کو حل فرمالیا کرتے تھے۔

گرامی قدر حضرات سامعین! دورانِ تعلیم حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کے جس عمل مبارک کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کے سیرت نگاروں نے لکھا:

''جہاں کہیں دقیق عبارت ہوتی آپ اُسے نہایت وضاحت کے ساتھ حل کرکے حاشیہ پر تحریر فرمادیتے'' (۱)

اہلِ علم پر یہ مخفی نہیں کہ طالبِ علم جب اپنے شفیق استاذ سے توجہ کے ساتھ سبق پڑھے، پھر ساتھیوں میں اس کا تکرار کرکے اسے یاد کرلے اس کے بعد اس کو تحریر کرلے تو اس کے نتائج نہایت حوصلہ افزاء اور تابناک مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں، امام برہان الاسلام زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ حضرت برہان الدین صدیقی صاحبِ ہدایہ کے شاگردِ رشید ہیں اپنی کتاب ''تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم'' میں اپنے اکابر کا یہ زریں ارشاد نقل فرماتے ہیں:

''مَنْ حَفِظَ فَرَّ وَمَنْ کَتَبَ شَیْئًا قَرَّ. (۲)

مفہوم اس کا یہ ہے کہ جس طالبِ علم نے صرف سبق یاد کرنے پر اِکتفاء

---

(۱) حضرت مجددالفِ ثانی قدس سرہ، سید زوّار حسین صاحب، ص/ ع، ۱۴۱۔

(۲) تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم، ص/ ۸۹، مطبوعہ دارابنِ کثیر دمشق شام۔

Marfat.com

کیا اور اسی پر اعتماد کیا تو یاد کردہ سبق کچھ عرصہ کے بعد ذہن کے ذخیرہ سے راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے، لیکن جس خوش نصیب طالبِ علم نے سبق کو یاد کرنے کے بعد اسے لکھ لیا تو وہ علم اُس کے پاس مستقل طور پر رہے گا۔

بزرگوں کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنے اور عمل کرنے کے لائق ہے:

قَيِّدُوْا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ. (۱)

''علم کو لکھ کر اپنے ہاں قید کرلو''

---

(۱) علمائے کرام نے طلباء کو یہ نصیحت بھی فرمائی ہے

''کہ طالب علم کے پاس ہر وقت دوات وقلم موجود ہونی چاہئے تا کہ اساتذہ کرام اور مشائخِ عظام سے جو فوائد سنے انہیں لکھ لے۔

تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم مع الشرحین، ص/۱۲۰، مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور

بلکہ اس سلسلہ میں ایک حدیث شریف بھی منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

يَاهِلَالُ لَاتُفَارِقِ الْمِحْبَرَةَ فَاِنَّ الْخَيْرَ فِيْهَا وَفِيْ اَهْلِهَااِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم مع الشرحین، ص/۱۲۱، مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور،

(ترجمہ: اے ہلال! دوات کو اپنے سے کبھی جدا نہ کرو کیوں کہ بھلائی روزِ قیامت تک دوات اور اسے ساتھ رکھنے والوں میں باقی رہے گی۔)

اس کی شرح میں شیخ اسماعیل بن عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا قیامت تک اس میں بھلائی باقی رہنے کی وجہ یہ ہے کہ لکھنے والے کے لئے اس کی کتابت کے باعث ثواب قیامت کے دن تک لکھا جاتا رہے گا کیوں کہ ضرورت منداس سے فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔

تفهيم المتفهم على تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم ص/۱۱۷، مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور

Marfat.com

﴿۲﴾

حضرت امامِ ربانی علیہ الرحمہ نے جس خلوصِ نیت اور طہارتِ قلبی سے حصولِ علم کی دُشوار گزار منازل کو طے فرمایا، دورانِ حصولِ علم جس اعلیٰ کردار اور حُسنِ عمل کا مظاہرہ کیا اس کی ایک جھلک آپ کے سیرت نگاروں کی اس تصریح سے نظر آتی ہے:

''کہ جب آپ کے اُستاذِ حدیث حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری (۱) علیہ الرحمہ نے درسِ حدیث کی تکمیل پر اپنی سندِ حدیث عطاء فرمائی تو ساتھ ہی اپنی جانب سے سلسلۂ عالیہ کبرویہ کی خلافت بھی عطاء فرمادی'' (۲)

اس سے عیاں ہے کہ آپ جب علومِ ظاہری کی تحصیل میں مشغول تھے تو اشغالِ طریقت سے بھی غافل نہ تھے جوں جوں آپ شرعی علوم میں ترقی کرتے چلے گئے طریقت کی منازل بھی طے فرماتے رہے، یہاں تک کہ جب ظاہری علوم کی تکمیل کا مرحلہ آپہنچا تو آپ طریقت کے مدارج بھی طے فرماچکے تھے، اُس وقت آپ کے اُستاذِ محترم نے جہاں علومِ ظاہری میں کامل پایا اور سندِ اجازت سے سرفراز فرمایا آپ کو باطنی معارف میں کامل پایا اور پیشوائی کے

---

(۱) صفحہ نمبر/ ۹ کا حاشیہ نمبر ۳/ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) حضرت مجددالفِ ثانی، سید زوار حسین شاہ، ص/ ۱۴۱، ادارہ مجددیہ کراچی۔

Marfat.com

منصب کے اہل پا کر اپنی خلافت کا تاج آپ کے مبارک سر پر سجا دیا، یہ تھا ہمارے ممدوح حضرت مجددِالفِ ثانی علیہ الرحمہ کا طریقِ تعلّم اور حصولِ علم کا اسلوب۔

لیکن آج کل طالبِ علم برادری کا کیا حال ہے، ان کی شکل وصورت دیکھ کر یوں گمان گزرتا ہے کہ یہ دینی اداروں کے طلبائے علم نہیں بلکہ سکول وکالج کے آزاد منش سٹوڈنٹ (Student) ہیں، اُنہوں نے خیال کر رکھا ہے کہ علم کا مقصد عمل نہیں یا یہ کہ اس کے حصول سے فراغت کے بعد اس پر عمل کرلیں گے مدرسہ اور درسگاہ میں قرآنِ مجید کی ورق گردانی کر لی جاتی ہے ترغیب وترہیب کی آیات احادیث بھی پڑھی جاتی ہیں لیکن نہ جانے ان پر عمل کی نوبت کب آنی ہے۔ جس علم کا نتیجہ عمل نہ ہو وہ وبالِ جان ہوتا ہے (۱)۔ ایسے علم کو بزرگوں نے

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے بےعمل عالم کی مثال اس طرح دی ہے:

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا.

یعنی ایسا گدھا جس کی پیٹھ نے کتابوں کا بوجھ اُٹھا رکھا ہے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم قدس سرہ فرماتے ہیں:

''قولِ بےعمل اور عمل بے اخلاص نا قابلِ قبول ہیں تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور لوگوں کو سکھانا ہے''۔ مخزنِ اخلاق، ص/ ۱۱۱۔

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

''علمائے بےعمل پارس پتھر کی طرح ہیں جو دوسروں کو سونا بنا دیتے ہیں لیکن خود پتھر کے پتھر ہیں، سب سے زیادہ عذاب بےعمل عالم کو ہوگا، علمائے بد وہ ہیں جو مخلوق کے نزدیک عزت کے خواہاں ہوتے ہیں، علماء کی سیاہی کا پلہ شہیدوں کے خون سے بھاری ہوگا۔ تعلیم وتعلم، ص/ ۶۵۔

Marfat.com

حجابِ اکبر کہا ہے، ایسا علم بے فائدہ بلکہ ضرررساں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ. ①

الٰہی! میں ایسے علم سے پناہ کا طالب ہوں جو فائدہ بخش نہ ہو۔

﴿۳﴾

حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کی طالب علمانہ زندگی کی تیسری جہت جس کی طرف مَیں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے اپنے اساتذہ کا حُسنِ اِنتخاب ہے، آپ کے اساتذہ میں چار

---

① مشکوۃ المصابیح، ولی الدین تبریزی، ص /۲۱۷، میں بحوالہ احمد، ابو داؤد، ابنِ ماجہ، ترمذی، نسائی، درج ذیل الفاظ سے یہ روایت ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡاَرۡبَعِ مِنۡ عِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ وَمِنۡ قَلۡبٍ لَّا یَخۡشَعُ وَمِنۡ نَفۡسٍ لَّا تَشۡبَعُ وَمِنۡ دُعَاءٍ لَّا یُسۡمَعُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں چار امور سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۱) وہ علم جو نفع نہ دے۔ (۲) وہ دل جس میں خشوع نہ ہو۔

(۳) وہ نفس جو سیر نہ ہو۔ (۴) وہ دُعا جو سنی نہ جائے (قبول نہ ہو)

Marfat.com

شخصیتوں کے نام آتے ہیں:

☆ حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی علیہ الرحمہ۔ (۱)

☆ حضرت مولانا شیخ کمال الدین کشمیری علیہ الرحمہ۔ (۲)

☆ حضرت مولانا شیخ یعقوب کشمیری علیہ الرحمہ۔ (۳)

---

(۱) صفحہ نمبر/۳، کا حاشیہ نمبر ایک ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) حضرت مولانا کمال الدین کشمیری المتوفی ۱۰۱۷ھ علومِ ظاہری اور باطنی میں اسم با مسمی تھے سیالکوٹ اور لاہور میں عرصہ تک آپ کا درس جاری رہا، مخلوقِ خدا کثرت کے ساتھ آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر ظاہری و باطنی علوم کی پیاس بجھاتی رہی، حضرت مجدد الفِ ثانی، علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی اور علامہ سعد اللہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی، سید زوار حسین شاہ، ادارہ مجددیہ کراچی ص/ ۱۴۱۔

(۳) مولانا شیخ یعقوب کشمیری صرفی ۹۰۸ھ میں پیدا ہوئے، قرآنِ کریم حفظ کرنے اور تحصیلِ علوم کے بعد تلاشِ مرشد میں شیخ حسین خوارزمی کی خدمت میں سمرقند پہنچے، شیخ نے تکمیلِ اسباق کے بعد خرقۂ خلافت عطاء فرما کر کشمیر روانہ کر دیا۔ آپ کی تصانیف کثرت کے ساتھ ہیں آپ کی کتب میں سے مغازی النبوۃ خطی کا عکس اور ''روائح'' مطبوعہ نول کشور لاہور، خانقاہِ سلطانیہ کے ذخیرۂ کتب میں موجود ہیں۔ جمعرات/۱۲، ذی قعدہ، ۱۰۰۳ھ، کو بمقام کشمیر وصال فرمایا۔
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

خزینۃ الاصفیاء، ۹۷۵، نزهة الخواطر، ج/۵، ص/۴۳۹۔

حضرت مجدد الفِ ثانی قدس سرہ نے آپ سے طریقۂ کبرویہ میں بیعت کی اور خرقۂ خلافت بھی پایا۔

Marfat.com

☆ حضرت مولانا قاضی بہلول بدخشی علیہ الرحمہ۔ ①

ان میں سے پہلے آپ کے والدِ ماجد ہیں جو شریعت وطریقت کے مجمع البحرین تھے۔ ② دوسرے اساتذہ کے انتخاب میں یقیناً آپ کی رہنمائی اور مرضی شامل ہوگی، ان میں سے ہر ایک جہانِ علم کا ناپید وکنار سمندر ہے اس کے ساتھ ہی وہ صوفیاء میں سے سرآمد روزگار ہے، وہ قابلِ صد احترام نفوسِ قدسیہ ہیں جن کی دینی، علمی، عملی، اخلاقی اور ذہنی تربیت نے حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمہ کے مجددالفِ ثانی ہونے کی بنیاد فراہم کی، حضرت شیخ المشائخ

---

① قاضی بہلول بدخشانی علیہ الرحمہ نے حدیثِ مسلسل کی اجازت شیخ معظم عبدالرحمٰن بن فہد سے حاصل کی، جو خود اور اُن کے آباء واجداد بلادِ معظمہ میں کبار محدثین سے تھے۔ ان کا گھر آباء واجداد سے بیت الحدیث تھا، حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے آپ سے درج ذیل کُتب کی روایت واجازت حاصل کی:

واحدی کی تفسیر اور ان کی تمام تالیفات، علامہ بیضاوی کی تفسیر اور ان کی تمام تصنیفات، صحیح بخاری اور ان کی تمام مؤلفات، مشکاۃ تبریزی، شمائلِ ترمذی، جامع صغیر، قصیدہ بردہ اور حدیثِ مسلسل۔

زبدۃ المقامات، ملخصاً ص/۱۹۱،۱۹۲۔

② حضرت مخدوم عبدالاحد علیہ الرحمہ علومِ ظاہر وباطن سے محلّٰی ومجلّٰی تھے، علومِ عقلیہ ونقلیہ سے فراغت کے بعد آپ نے سلسلہ چشتیہ اور قادریہ میں خرقۂ خلافت پائی۔

تفصیل کے ملاحظہ ہو زبدۃ المقامات، ص/۱۴۵،۱۴۶۔

Marfat.com

خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ ① کی روحانی تربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا، اس مرتبۂ عالیہ کی تکمیل میں آپ کی خدمات سب پر گراں ہیں۔

یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ آپ کے تمام اساتذہ صحیح العقیدہ اہلِ سُنّت و جماعت مسلک کے حامی تھے، اپنے سلف صالحین کے برحق مسلک پرسختی سے کاربند تھے، پھراس سے بڑھ کر یہ کہ ان اساتذہ کا علمی سلسلۂ سند صحیح العقیدہ جلیل القدر اساطینِ علم وعرفان پر مشتمل ہے، ② مقالہ کی طوالت کے خوف کے

---

① اسمِ گرامی محمد الباقی، والدِ گرامی کا نام قاضی عبدالسلام سمرقندی ۹۷۱ھ بمطابق ۱۵۶۳ء میں ولادت ہوئی، اور ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء میں وصال ہوا، حصولِ علم کا شوق ابتداء ہی سے جنون کی حد تک تھا حصولِ علم کی منازل بڑی سرعت سے طے کرنے لگے لیکن ایک مجذوب نے بڑے خیز انداز میں یہ کہہ کر۔

در کنز وھدایہ نتواں دیدارِ خدا

آئینۂ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

آپ کی دنیا ہی بدل دی، آئینہ ءِ دل دیکھنے کی دھن سوار ہوگئی، بے قراری چین نہ لینے دیتی، کئی بزرگوں کے آستانوں پر حاضری دی متعدد مشائخ سے فیض حاصل کیا، بالآخر ماوراء النہر حضرت خواجہ درویش امکنگی علیہ الرحمہ کی بارگاہ سے خرقہ ءِ خلافت پایا، حضرت امکنگی علیہ الرحمہ نے خلعتِ خلافت سے نواز کر آپ کو ہندوستان روانہ فرمایا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کلیاتِ خواجہ باقی باللہ، زبدۃ المقامات، حضرات القدس۔

② شیخ الاسلام علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہنچنے سے پہلے حضرت مجدد قدس سرہ علمِ ظاہر میں درجہ ءِ عالیہ پر فائز ہو چکے تھے اور علمِ باطن میں بھی طریقہ ءِ قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ کے مناہلِ عذبہ سے سیرابی حاصل کر چکے تھے، البتہ ابھی آپ پر فتحِ باب نہیں ہوا تھا اور اس کے لئے حضرت خواجہ جیسے فردِ اکمل کی ضرورت تھی، چناں چہ غیب سے اس کا سامان ہو۔ مقاماتِ خیر، ص/ ۳۸

Marfat.com

پیشِ نظر صرف ایک مثال کی سماعت کے لئے آپ کی توجہات کا طالب ہوں:

آپ کے ایک استادِ حدیث حضرت مولانا شیخ یعقوب صرفی کشمیری ہیں، علم وعرفان دونوں جہتوں میں آپ کے مقام کا ہلکا سا تصوّر یوں کیا جاسکتا ہے کہ آپ تاریخ میں جامی ثانی کے لقب سے معروف ہیں، آپ کے واسطہ سے سلسلۂ سندِ حدیث میں علامہ ابنِ حجر مکی ھیتمی المولود ۹۰۹ھ المتوفی ۹۷۳ھ حضرت امامِ ربّانی مجدد الفِ ثانی علیہ الرحمہ کے پرداداا ستاذِ حدیث ہیں ① وہ اپنے فتاوی کے مجموعہ ثانیہ جو فتاویٰ حدیثیہ ② کے نام سے معروف ہے

---

① الامام الربانی عن الشیخ یعقوب الصرفی الکشمیری عن الشیخ حسین خوارزمی عن الشیخ الامام ابنِ حجر الھیتمی رحمة الله علیھم.

② فتاوی حدیثیہ کے نام سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ مبنی براحادیث کتاب ہے، یا کسی اہلِ حدیث عالم کی تالیف ہے جس نے اپنے مسلک کے مطابق فتاوی اس میں جمع کئے ہیں، چناں چہ اسلامیہ کالج پشاور کے کتب خانہ کے فہرست نگار لکھتے ہیں:

''فتاوی حدیثیہ (عربی) اہلِ حدیث کی تحقیق کے موافق مسائل کا جواب لکھا ہے۔

لباب المعارف العلمیه ازمولوی عبدالرحیم مطبوعہ آگرہ

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ امام ابنِ حجر علیہ الرحمہ نے پہلے ایک فتاوی مرتب کیا جو کہ الفتاوی الکبری کے نام سے موسوم ہے، اس کی ترتیب کے بعد جو فتاوی مزید آپ نے تحریر فرمائے یہ اُن کا مجموعہ ہے۔

Marfat.com

میں شیخ ابنِ تیمیہ ① کے بارے میں اپنی نفرتوں کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ لَایُقَامُ لِکَلَامِهٖ وَزْنٌ بَلْ یُرْمٰی فِیْ کُلِّ وَعْرٍ وَّحَزْنٍ وَّیُعْتَقَدُ فِیْهِ اَنَّهٗ مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ غَالٍ عَامَلَهُ اللّٰهُ بِعَدْلِهٖ وَاَجَارَنَا مِنْ مِّثْلِ طَرِیْقَتِهٖ وَعَقِیْدَتِهٖ وَفِعْلِهٖ. آمین. ②

مفہوم: خلاصہ یہ کہ شیخ ابنِ تیمیہ کے کلام کو کوئی وزن نہ دیا جائے بلکہ اسے وحشت ناک سخت کھردری زمین پر پھینک دینا چاہیے، اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ بدعتی، گمراہ، گمراہ کرنے والا، جاہل اور حد سے تجاوز کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ عدل کا برتاؤ فرمائے، ہم کو اس کے افعال، عقیدہ اور طریقہ سے بچا کر اپنی پناہ عطاء فرمائے، آمین۔

محترم و مکرم سامعین! علمی شجرہ، روحانی سلسلہ اور نسبی سلسلہ کے اکابر

---

① علامہ ابنِ تیمیہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ناموسِ رسالت کے تحفظ پر ایک مفصل کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ" تصنیف کی، قدرت کی کرشمہ سازی دیکھیے افسوس صد افسوس اس نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں متعدد بار توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا اور حاکمِ وقت نے سزا بھی دی، نامور محقق پروفیسر این میری شمل تحریر کرتی ہیں:

"ابنِ تیمیہ کو دمشق میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلینِ پاک کے نقشِ مبارک کی توہین کرنے کی وجہ سے غیر معمولی سزا سنائی گئی"۔

محمد اینڈ ہز میسجز مؤلفہ این میری شمل، ص/۵۶، بحوالہ حفاظتِ ناموسِ حضور کی اہمیت، ص ۳۴، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، لاہور۔

② الفتاوی الحدیثیه، ص/۱۵۷.

Marfat.com

سے حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کو دُرُست نظریات وعقائد، عشقِ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے بارے میں خوش عقیدگی، بداعتقادی، بدعملی سے نفرت وراثتاً ملی۔

زندگی بھر اسلافِ گرامی کے اس مُقدس ورثہ کو سینے سے لگائے رکھا، خود اس پر کاربند رہے، اسی کی تبلیغ وتلقین فرمائی اور اسی کی حفاظت کی خاطر قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت فرمایا، یہی نظریات آپ نے اپنے حلقۂ ارادت اور اولاد میں منتقل فرمانے کی کوششیں کیں، اس کا بھرپور اظہار آپ کے لختِ جگر اور سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی علیہ الرحمہ کے وصال کے موقع پر ہوا، سوانح نگاروں نے بالاتفاق اس واقعہ کو نقل فرمایا کہ آخری وقت آپ سورۂ یٰسین کی تلاوت میں مصروف تھے یکایک "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ" بآوازِ بلند فرمایا اور واصل بحق ہوگئے۔ (۱)

آج بعض تاریخ ساز حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کو ابنِ تیمیہ کا وارث قرار دیتے ہیں اور اسماعیل دہلوی (۲) کو آپ کا صحیح وارث قرار دیتے

---

(۱) حضرت مجددالفِ ثانی، سید زوّار حسین شاہ، ص/۱۴۷۔

(۲) پھلت، ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوا، ابتدائی کُتب اپنے والدِ بزرگوار شاہ عبدالغنی فرزندِ اصغر حضرت شاہ ولی اللہ سے پڑھیں، آپ کی تالیفات: ایضاح الحق الصریح، منصب امامت، اصولِ فقہ، تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، رسالہ یک روزی، وغیرہ ہیں۔ حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں: (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ہیں۔①

حضراتِ محترم! علمائے اہلِ سُنت، علمائے دیوبند اور علمائے اہلِ حدیث کے مدارس میں تقریبًا ایک جیسا نصابِ تعلیم مروّج ہے فرق صرف چند جزئیات کا ہے ان تمام مدارس کے نصاب اصولی طور پر یکساں ہیں، لیکن کچھ مدارس سے فارغ التحصیل راسخ العقیدہ اسلاف کے نظریات کے حامی افراد ہوتے ہیں، جب کہ دیگر اداروں سے فراغت کی سند کے حامل افراد بدعقیدہ، بدعتی اور بے ادب ہوتے ہیں، یہ سب اساتذہ کے اثرات کا نتیجہ ہے، حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کی سیرتِ مبارکہ کی روشنی میں ایک صحیح العقیدہ استاد کی اہمیت واضح ہوجاتی ہے، کسی بدعقیدہ شخص کو اپنا استاد بنالینا اپنے آپ کو ہلاکت

(بقیہ) ''تقویۃ الایمان کی وجہ سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھرا، اختلافات پیدا ہوئے گھر گھر میں فساد برپا ہو، بھائی بھائی کا دُشمن بنا، اللہ اپنا رحم فرمائے۔

مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان، از حضرت ابوالحسن زید دہلوی، ص/ ۵۰۔

تقویۃ الایمان کتاب اہلِ سنت کے اتحاد کے مبارک سمندر میں پہلا منحوس پتھر ہے جس سے پیدا ہونے والی لہریں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ وسیع اور شدید ہوتی چلی جارہی ہیں، اس نامبارک کتاب نے اہلِ سنت کے اتفاق کو پارہ پارہ کردیا اور اس کے زیرِ اثر لاتعداد افراد گمراہ ہوئے، اور اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی.

① تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ دعوت وعزیمت اور علمائے ہند کا شاندار ماضی۔

Marfat.com

میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ①

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ
وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

---

① اُستاد والدین کی مانند انسان کا مربی ہوتا ہے، جس طرح ایک بچہ فطری طور پر اپنے ماں باپ کا دین، اخلاق کردار اور عادات اپنالیتا ہے اسی طرح ایک شاگرد کے سامنے اُستاد ایک نمونہ ہوتا ہے، اس کی تربیت کے زیر اثر اس کا رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے، لہٰذا علماء نے فرمایا:

کہ ایک طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے استاذ کا انتخاب کرے جو ہم عصروں میں زیادہ علم والا ہو، تقوی اور ورع میں ان سے سبقت لے جانے والا اور عمر رسیدہ ہو، حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غور وفکر کے بعد حضرت حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ کو استاد اختیار فرمایا، آپ کا ارشاد ہے:

وَجَدْتُہٗ وَقُوْرًا حَلِیْمًا صَبُوْرًا.

(میں نے حضرت حماد کو وقار، حلم اور صبر والا پایا)

نیز فرمایا: ثَبَتُّ عِنْدَ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ فَنَبَتُّ.

(میں حضرت حماد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ثابت قدمی سے رہا تو اس کے نتیجہ میں اس طرح ترقی کی جس طرح ایک پودا بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس مرتبہ پر پہنچ گیا۔)

تعلیم المتعلم مع شرح از علامہ ابراھیم بن اسماعیل، ص/۱۳، مطبعة مصطفی البابی، مصر.

Marfat.com

یہ مقالہ ۲۹ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ ۳ رجون ۲۰۰۰ء کو مجدد الفِ ثانی
کانفرنس میں صاحبزادہ محمد بدر الاسلام صدیقی نے پیش کیا

MANAR-UL-HUDA

Marfat.com